بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۷ — نمبر ۱۴

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵ر جولائی ۱۹۳۳ء — چندہ سالانہ دو روپیہ — ۲۱ ربیع اول ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
دلپسند مشغلے	۳-۵	عبدالرحیم شبلی۔
چالیس احادیث النبی کا ترجمہ شذرات	۶-۱۰	مولوی مبارک احمد خاں۔ ایمن آبادی۔
فوائد بیعت	۱۱-۱۲	اہلیہ بابو محمد فاضل صاحب فیروزپور۔
انسانی زندگی کا مقصد ..	۱۲-۱۳	محترمہ سردار بیگم صاحبہ (مولوی)
خانہ کعبہ میں سہولتیں۔ تجارت	۱۴-۱۸	
متفرقات		

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مرحومہ) سارہ بیگم کیلئے دعا

(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

کر رحم اے رحیم مرے حالِ زار پر
مجھ پر کہ ہوں عزیزوں کے حلقے میں مثلِ غیر
جس کی حیات اک ورقِ سوز و ساز تھی
مقصود جسکا علم و تقیٰ کا حصول تھا
رہی ماحصلِ حیات کا اک سعیٔ ناتمام
دل کی امیدیں دل ہی میں سب دفن ہو گئیں
ہاں اے مغیث! سن کے مری التجا کو آج
اس میگسارِ بادۂ الفت کی روح پر
ہاں اس شہیدِ علم کی تربت پہ کر نزول
میری طرف سے اُس کو جزائے نیک دے
حاضر نہ تھا وفات کے وقت اے مرے خدا
ڈرتا ہوں وہ مجھے نہ کہے بازبانِ حال

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر

زخمِ جگر پہ دردِ دلِ بے قرار پر
اس بے کس و نحیف و غریب الدیار پر
جیتی تھی جو غذائے تمنائے یار پر
رکھتی تھی جو نگہِ لطفِ یار پر
کاٹی گئی غریب حوادث کی دھار پر
پائے امید ثبت رہا انتظار پر
کر رحم اس وجودِ محبت شعار پر
اس بوستانِ عشق و وفا کی مزار پر
خوشیوں کا باب کھول غموں کے شکار پر
کر رحم اے رحیم! دلِ سوگوار پر
بھاری ہے یہ خیال دلِ ریش و زار پر
جاؤں کبھی دعا کو جو اس کے مزار پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۳ء

دلپسند مشغلے

ہر ایک انسان کو کوئی نہ کوئی شوق ہوتا ہے نچلا بیٹھنا تو اسکی فطرت میں ہی نہیں۔ ضرور ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں کسی نہ کسی کام کے لئے علی العموم جنبش کرتے رہیں۔ اور نہیں تو فراغت کے وقت بعض میز پر طبلہ ہی بجانے لگتے ہیں۔ لیکن اسکے علاوہ بعضوں کو جانور پالنے کا شوق ہوتا ہے۔ بعضوں کو تیتریاں پکڑنے کا اور بعضوں کو ردی ٹکٹ جمع کرنیکا۔ بعض کسی اور لائن میں کام کرنا ہی اپنے وقت کا بہترین مصرف سمجھتے ہیں۔ اور بعضوں کو مطالعہ ہی کا شوق ہوتا ہے۔

غرضیکہ ہر ایک کے دماغ میں ایک خبط ہوتا ہے۔ جسکو وہ پورا کرنا چاہتا ہے۔ اس خبط کو انگریزی میں کہتے ہیں ہابی۔ اور میں تو سمجھتا ہوں کہ اصطلاحی رنگ میں اسکو Specialisation یا تخصیص ہی کہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہابی کے معنے ہیں۔ کہ انسان اپنی تمام تر کوششوں کو اپنی دلی خواہش کے پورا کرنے میں لگا دے۔ اور اسی کو دوسرے الفاظ میں تخصیص کہتے ہیں۔

یہ ہابی بڑی مفید چیز ہے۔ اسی سے قومی آرٹ اور قومی علوم ترقی پاتے ہیں۔ یہ جتنی ایجادیں بھی دنیا میں ہوئی ہیں۔ سب اسی دماغ خبط کی رہین منت ہیں۔ سٹیونسن نے ریلوے انجن کیوں کر ایجاد کر لیا۔ اسی طرح کہ فرصت کے لمحوں میں وہ مشینوں کے چلنے اور چلانے پر ہی غور کرتا رہتا تھا۔ نیوٹن نے سائنس کی دنیا میں اپنا نام کیوں پیدا کر لیا؟ اسلئے کہ اسکو قدرت کی ساختہ اشیاء پر غور کرنے کا ایک بہت بڑا جنون تھا۔ پس یہ ہابی ایک جنون ہے۔ اور یہ جنون ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے ایک بڑی مفید چیز ہے*

لیکن سوال یہ ہے کہ کس ملک کے باشندے کس قسم کے مشغلوں کو پسند کرتے ہیں؟ آیا انکو بٹیر بازی یا کنکوے بازی کا شوق ہے یا وہ قدرتی نظائر اور مشینوں اور کلوں کی ساخت پر غور کرنے کا جنون رکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر پہلی قسم کی بات ہے تو وہ ہابی ملک یا قوم کی ترقی کے لئے ہرگز مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس قوم یا ملک کا روپیہ غیر منفعت بخش راہوں میں رواں ہونا شروع ہو جائے گا۔ کیونکہ اسکے بچوں یا سپوتوں کو مذموم عادات میں روپیہ خرچ کرنے کی عادت ہے۔ لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر دوسری کسی قسم کی ہابی پسند ہے تو وہ یقیناً قابلِ تحسین اور قابلِ داد ہے کیونکہ وہ ملکی اور قومی ترقی کے لئے ہے۔

آجکل قومیں زیادہ سے زیادہ فرصت اور فراغت کا وقت لوگوں کے لئے ڈھونڈنے کا انتظام کر رہی ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہیں کہ جتنی بھی لوگوں کو فرصت ہوگی وہ اپنی خواہش پورا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دے سکیں گی۔ اور یہ بات ملک اور قوم کے لئے بہرحال مفید ثابت ہوگی۔ چنانچہ آجکل جنیوا میں ایک بین الاقوامی مزدور کانفرنس ہو رہی ہے۔ اور وہ اس بات کا فیصلہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ مزدوروں کے لئے کام کرنے کا وقت کم سے کم کر دیا جائے۔ یعنی انکو پہلے اگر ہفتہ میں ساٹھ یا چھپن گھنٹے کام کرنا پڑتا تھا۔ تو اب ان کے لئے چالیس گھنٹے کام کرنے کا انتظام کر دیا جائے۔

اس سے دو فائدے ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ لوگوں کو اپنے پیٹ بھرنے کے لئے کم سے کم وقت خرچ کرنا پڑے گا۔ اور فرصت کے لمحے وہ اپنی اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے صرف کر سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کام کرنے کا موقع ملیگا۔ اور اس طرح سے بیکاری کا بھی بہت حد تک سدّ باب ہو جائے گا۔

لیکن یہ تو ان ملکوں کی حالت ہے جہاں مزدور بعض حالات میں اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے کام کرنے سے بھی نہیں رک سکتے۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندوستانیوں کو اپنے فرصت کے لمحے کسی مفید کام کے لئے صرف کرنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا۔ اور یہاں کے پیشے ایسے ہیں کہ جو انسان کو سال کے ایک اکثر حصہ کے لئے بے کار رکھتے ہیں۔ مثلاً زراعت ہی کو لے لو جو ہمارے بہتر فی صدی لوگوں کا ملجا و ماوا ہے۔ کسان سارے سال کے چار پانچ مہینوں کے لئے متواتر کام کرتے ہوں گے۔ باقی کا حصہ سال ان کے لئے بے کاری کا وقت ہوتا ہے۔ آجکل آموں اور تربوزوں۔ خربوزوں وغیرہ کا موسم ہے۔ اور زمینداروں کو سوائے اس کے کچھ نہیں کرنا پڑتا کہ وہ سارا دن درخت کے نیچے چارپائی ڈالکر آپس میں خوش گپیاں اڑاتے رہیں۔ اب اگر انکو کوئی مشغلہ پسند ہوتا یا کم از کم تعلیم ہی حاصل کرنیکا شوق ہوتا تو کیا انکا وقت اچھے کاموں میں صرف نہ ہو جاتا؟

اصول یہ ہے کہ جب مفید راہیں بند کر دیجائیں تو انسان کی قابلیتیں بری راہوں میں رواں ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ زمیندار جب اپنے وقت کا صحیح مصرف نہیں کرتے تو ان کی قوتیں ان کو ایک اور راہ دکھاتی ہیں۔ جو کسی صورت سے بھی ملک اور قوم کے لئے مفید قرار نہیں دیجا سکتی۔ اور وہ یہ کہ وہ اپنا فارغ وقت مقدمہ بازی وغیرہ میں خرچ کرنے لگ پڑتے ہیں۔ چنانچہ مسٹر کالورٹ اور مسٹر ڈارلنگ جنہوں نے پنجاب کی اقتصادی حالت کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اور اسپر متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ یہی رائے رکھتے ہیں اور انکا بیان ہے۔ کہ فصل کاٹنے کے بعد زمینداروں کے درمیان تنازعات اور جھگڑے وغیرہ بڑھ جاتے ہیں۔

چنانچہ ان دنوں میں زمینداروں کے درمیان مقدمہ بازی کی رفتار بہت بڑھ جاتی ہے۔

اسی طرح ہماری ہندوستانی عورتیں کرتی ہیں بجائے اسکے کہ وہ اپنے فراصت کے لمحے دلپسند مشغلوں میں گذاریں۔ فضول گپوں اور واہیات شکوہ سنجی میں گذار دیتی ہیں۔

بعض عورتوں کو شکایت ہے کہ وہ سارا دن روٹی پکانے کھانے اور برتن سنبھالنے میں خرچ کرتی ہیں۔ ان کو دلپسند مشغلوں کے پورا کرنے کے لئے وقت کہاں سے ملے؟ لیکن اس میں بھی انکا سراسر قصور ہے۔ اگر وہ اپنے دن بھر کی حرکات اور سکنات کا بغور مطالعہ کریں۔ تو اُن کو معلوم ہو گا۔ کہ ان کی کئی حرکتیں ایسی ہیں۔ جو بالکل بے فائدہ ہیں۔ اور اگر وہ کوشش کریں تو وہ وقت کی بہت ساری بچت کر سکتی ہیں۔ اسکو اصطلاحی الفاظ میں کہتے ہیں "سائنٹفک مینیج منٹ" یا معقول انتظام اور یہ آجکل کی آرگنائزیشن میں ایک بہت بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اس کی رو سے کارکنوں کی حرکات و سکنات کا بغور مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اور پھر غیر ضروری حرکات کو سائنٹفک طریق سے روک لیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک مینیجر نے دیکھا کہ اسکے مزدور اینٹیں بنا کر ان کی ایک دیوار کھڑی کر رہے ہیں۔ اور جوں جوں وہ دیوار اونچی ہو رہی ہے۔ ان کو کھڑے ہو کر اینٹیں چننا پڑتا ہے۔ اور اس طرح سے بہت سا وقت بالکل ضائع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے انکو ایک میز بنا کر دی جس پر وہ اینٹیں رکھ کر بناتے تھے اور جوں جوں وہ دیوار اونچی ہوتی جاتی تھی۔ وہ میز بھی ایک کل کے ذریعہ سے اوپر اٹھتی جاتی تھی۔ اسسے بہت سا وقت بچ گیا۔ کیونکہ اب مزدوروں کو ایک ایک اینٹ کے بدلے کھڑا ہونا نہیں پڑتا تھا۔ اور اینٹوں کی ساخت پہلے سے دگنی ہو گئی۔ اس کو کہتے ہیں سائنٹفک مینیج منٹ۔

اگر عورتیں بھی کوشش کریں۔ تو وہ اپنی بہت سی غیر ضروری حرکات کا ازالہ کر کے ایک کثیر وقت کی بچت کر سکتی ہیں۔

ایک بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے سنایا کہ نوکر کی غیر حاضری میں اسکو خود روٹی وغیرہ پکانا پڑی لیکن اسنے اپنے نوکر سے آدھے وقت میں سارا کھانا تیار کر لیا۔ وجہ یہ تھی۔ کہ اسنے اپنے نوکر کی غیر ضروری حرکات کا بغور مطالعہ کیا ہوا تھا۔ اور وہ اسکو بہ آسانی بچا سکا اور یہی تعلیمیافتہ ہونے کا سب سے بڑا فائدہ تھا۔

پس یہ کوئی بہانہ نہیں کہ ان کو دلپسند مشغلوں کے پورا کرنے کا کوئی وقت نہیں ملا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ دلپسند مشغلے قومی اور ملکی ترقی کے لئے ازحد ضروری ہیں۔ اور ان کے لئے وقت اپنی غیر ضروری حرکات کو بند کر کے نکالا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر لڑائی جھگڑے گلے شکوے وغیرہ کچھ عرصہ کے لئے بند کر دیئے جائیں تو یقین جانیئے کہ اس دنیا میں کوئی تغیر واقع نہیں ہو گا۔

یہ مشغلے تو ہر ایک کی طبیعت کے مطابق ہوتے ہیں۔ لیکن میں ان میں سے بعض ضروری باتوں مثلاً باغبانی۔ مطالعہ مضمون نگاری اور مرغیوں کے پالنے وغیرہ پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ آئندہ کی اشاعت میں باغبانی پر۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کی
چالیس کارآمد قابل عمل احادیث کا اردو ترجمہ

اربعین

۱- دانا وہ ہے جو خواہش کو ذلیل خیال کرتا ہے۔ اور مابعد الموت کے لئے نیک اعمال بطور زادراہ تیار کرتا ہے۔ اور نادان وہ ہے۔ جو خواہش کا تابع ہو کر نفس کی غلامی اختیار کرنے کے باوجود خدا پر امیدیں باندھتا ہے۔

۲- پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑتا ہے۔ بلکہ وہ ہے جو اپنے نفس کو مغلوب کر لیتا ہے +

۳- قناعت ایسا بیش بہا خزانہ ہے۔ جو کبھی خالی نہیں ہوتا +

۴- غیر ضروری کام ترک کر دینا بھی دینداری ہے +

(۵) مشورہ امانت ہے۔ غلط مشورہ دینا خیانت ہے +

(۶) شرارت کا چھوڑ دینا صدقہ ہے +

(۷) حیا میں خیر ہی خیر ہے +

(۸) صحت اور تندرستی ایسی نعمت ہے کہ ہر ایک کو میسر نہیں۔ ان کی قدر کرنا عقلمند کا فرض ہے +

(۹) متوسط اور درمیانہ چال سے گذران کرنا آدھی کمائی ہے +

(۱۰) عقل سے بڑھکر کوئی دولت نہیں +

(۱۱) تدبیر سے زیادہ کوئی دانائی نہیں +

۱۲- جو عہد و پیمان کا پابند نہیں وہ دیندار نہیں

۱۳- مرد کا حسن و جمال اس کی فصاحت اور صاف گوئی ہے +

۱۴- جہالت سب سے بڑھکر عیب ہے +

۱۵- جس میں امانت نہیں اس میں اخلاص نہیں +

۱۶- حسنِ خلق کے برابر محبت کے لئے کوئی تدبیر نہیں +

۱۷- جس طرح سرکہ سے شہد ناکارہ ہو جاتا ہے اسی طرح بدخلقی سے اوصاف زائل ہو جاتے ہیں +

۱۸- اپنے بھائی کی شماتت نہ کرو۔ مبادا خود بھی حالت میں گرفتار ہو جاؤ +

۱۹- خاطر تواضع سے درجہ بلند ہوتا ہے +

۲۰- جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا +

۲۱- زبان اور عصمت کو نواحشات سے بچا کر قابو میں رکھنے والا یقیناً نجات یافتہ ہے +

۲۲- جو قرابت کو قائم رکھتا ہے۔ خدا اسے قائم رکھتا ہے۔ جو اسے چھوڑتا ہے خدا اسے چھوڑتا ہے +

۲۳- اگر حبشی غلام بھی حاکم ہو۔ تو اس کی اطاعت تم پر واجب ہے +

۲۴- لڑکیوں کی پرورش ایک امتحان ہے۔ جو اسمیں پاس ہوگا۔ وہ آگ سے بچایا جائے گا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۵۔ آپس میں سب ایک دیوار کی مانند ہو جاؤ۔ ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے+

۲۶۔ لوگوں کو وعظ کرنا۔ کھانا کھلانا۔ مہمان نوازی کرنا۔ چھپ کر یا علانیہ خیرات کرنا اسلام کی عمدہ تعلیم ہے+

۲۷۔ راستہ سے ایذا رساں اشیا کا دُور کرنا ایمان کا جزو ہے+

۲۸۔ تم اہل دنیا پر مہربانی کرو۔ خدا آسمان پر تم پر مہربانی کرے گا+

۲۹۔ خندہ روئی سے ملنا۔ نیکی بتانا۔ بُرے کام سے منع کرنا۔ بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا۔ نابینا یا ضعیف العمر کو اس کی منزل مقصود تک پہنچانا۔ راستہ سے کانٹے۔ پتھر۔ ہڈی۔ وغیرہ دور کرنا۔ کسی کو پانی کا ڈول نکال دینا۔ گھوڑے پر سوار کرا دینا۔ یہ سب صدقہ کے کام ہیں+

۳۰۔ جب تک علم کی طلب میں مصروف رہو گے خدا کی راہ میں مصروف سمجھے جاؤ گے+

۳۱۔ حکمت اور نیکی اپنی گم شدہ چیز سمجھو جہاں سے مل جاوے اُسے فوراً لے لو+

۳۲۔ بے جا حسد۔ بغض۔ طمع۔ عداوت کو چھوڑ دینا دوزخ سے نجات یافتہ ہونیکی علامت ہے+

۳۳۔ سچائی کے رَد کرنے کا نام تکبّر ہے+

۳۴۔ تحقیقات کا شوق نصف علم ہے۔ ایک مومن دوسرے مومن کے لئے شیشے کی مانند ہونا چاہیئے۔ اگر کسی بھائی میں کوئی نقص ہو تو چپکے سے بتائے۔

۳۵۔ جو چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی توقیر نہیں کرتا۔ وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف کرتا ہے+

۳۶۔ جو لوگ تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔ تم بھی ان کے ساتھ احسان کرو۔ اور جو ظلم کریں۔ تم اُن پر ظلم نہ کرو+

۳۷۔ حد سے زیادہ مت بڑھو۔ ہر کام میں میانہ رَو رہو+

۳۸۔ زیادتی مت کرو+

۳۹۔ سفر میں جاؤ۔ تو راہ خرچ ساتھ لو۔ دوسرے سے سوال مت کرو۔ سوال ایک ذلت ہے۔ اس سے بچو+

۴۰۔ جس کسی کو قرض دو۔ یا لین دین کا معاملہ کرو۔ تو اس سے ایک نوشتہ ضرور لکھوا لو۔ اور قرض ادا کرتے ہوئے کچھ باقی نہ رکھو+

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

"ناظرات مصباح" کے استفادہ کے لئے حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیش بہا زرّین جواہر ریزے پیش کئے جاتے ہیں۔ امید ہے بہنیں ان سے خود بھی فائدہ اٹھائینگی اور دوسروں کو بھی مستفید فرمانے کی سعی کریں گی+

بہنوں کی دُعا کا طالب

(نیاز مند ملک مبارک احمد خان احمدی۔)

(ایمن آبادی)

(از سول لائینز مراد آباد۔ یو۔ پی۔)

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرماوے۔

شذرات

صبر کا اجر

مشکلات و مصائب کے وقت انسان بتقاضائے بشریت گھبرا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات ضبط نفس کی قوت کی کمی کے سبب خلاف قوانین الٰہی امور کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ اور اللہ اور اسکے رسول کے فرامین کی نافرمانی کر کے اپنی عاقبت خراب کرنے کا موجب ہو جاتا ہے +

بہنوں کو چاہیئے۔ ایسے اوقات میں اپنے نفس کو قابو میں رکھنے کی کوشش کریں۔ اور کوئی خلاف شرع امر عمل میں نہیں لانا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ پر کامل وثوق کے ساتھ توکل کرنا چاہیئے۔ اور اسکی عنایات و نوازشات کو جذب کرنے کے لئے اسکی ذات پر پورا بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ اسباب پر عمل کرنے سے صبر کی ہمت خداوند تعالےٰ کیطرف سے پیدا ہو جاوے گی جس سے نوائب و مصائب کا برداشت کرنا آسان ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے:-

ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ ومن یؤمن باللہ یھد قلبہ واللہ بکل شیءٍ علیم ۝

(پارہ ۲۸ سورہ تغابن ع $\frac{2}{16}$) یعنے مولیٰ کریم کے حکم کے بغیر کوئی مصیبت و آفت نہیں آتی۔ اور جو شخص مصیبت کے وقت اپنے مولیٰ حقیقی پر یقین رکھیگا۔ مصیبت میں وہ اسکا دل ٹھکانے لگائے رکھے گا۔ اور خدا ہر چیز سے واقف ہے +

دوسری جگہ اللہ تعالےٰ صبر کرنیوالوں کے اجر کے بارے میں فرماتا ہے۔ بشّر الصّابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انّا للہ وانّا الیہ راجعون اولٰئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون۔ صبر کرنیوالوں کو خوشخبری ہو۔ کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کی چیزیں اور اس کی امانتیں اور اسکی مملوک ہیں۔ پس حق یہی ہے کہ جس کی امانت ہے۔ اس کیطرف رجوع کرے۔ یہی لوگ ہیں جنپر خدا کی رحمتیں ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو خدا کی راہ کو پا گئے۔ صبر کی طاقت بغیر خداوند تعالےٰ کی کرم فرمائی کے ممکن نہیں۔ اسلئے اسپر کامل یقین رکھتے ہوئے بفحوائے آیہ یایھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین۔ اس سے استقلال کے ساتھ دعاؤں کے ذریعہ مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ مستقل مزاجوں کا ساتھ دیتا ہے۔ اور انہی کو پسند کرتا ہے +

بہر حال مصائب و مشکلات کے وقت گھبرا کر خلاف شرع امور کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے۔ صبر کرنیوالوں کا بڑا اجر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعض ایمان داروں کو اللہ تعالےٰ آخرت میں ان کے اعمال سے بڑھ کر درجہ دینا چاہتا ہے۔ اسلئے ان کو دنیا میں کچھ مصائب و نوائب میں مبتلا فرماتا ہے۔ پھر ان کے ایمان و اعتقاد کی سلامتی کیوجہ سے ان کو ان مصیبتوں پر صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ تاکہ اس صبر کے اجر میں وہ لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہیں۔ کہ سیدہ مرحومہ کو اپنے قرب و جوار میں جگہ دیکر بے انتہا بخشش اخروی سے متمتع فرمائے۔

ہم سب ممبرات لجنہ حضور کے اس صدمہ ہم و غم میں دل حزیں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ شریک ہوکر خلوص قلب سے کمال ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں۔ اور اس ابدالاباد ہستی سے جسکو دائمی بقا ہے نہایت انکسار اور تضرع سے دعا کرتی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کے اُن اہم مقاصد کو جن کی تکمیل اُن کی ذات سے وابستہ تھی جلد سے جلد اپنے فضل و کرم اور غریب نوازی سے پورا فرمائے۔ انہیں سیدہ مرحومہ کی مفارقت سے جو صدمہ ہوا۔ اسکا اجر عظیم بخشے۔ ہم سیدنا نبینا حضرت مسیح موعودؑ کے اس شعر فرمودہ پر اکتفا کرتی ہیں ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

والسلام

(خادمات ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان)

تعزیت کے ریزولیوشنز

متعدد لجنات اماء اللہ اور انجمنوں کی جانب سے تعزیت کے ریزولیوشنز پاس ہوکر آئے ہیں جنکو اب نقل کرنے میں مشکلات ہیں۔ کیونکہ مصباح پندرہ روزہ اخبار ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر بخشے۔

آنحضرت صلعم کی قوت قدسی

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱)

آپ کی قوت قدسی کا یہ عالم تھا کہ زبردست سے زبردست دشمن بھی جب آپ کے سامنے جاتا تو ضرور متاثر ہو جاتا تھا۔ اور اسکا دل ایک کشش آپکی طرف محسوس کرتا۔ شروع زمانہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو کہ آنحضرت صلعم کے بعد دوسرے خلیفہ ہوئے اسلام کے سخت دشمن تھے۔ آپ بہت بہادر اور جوشیلے آدمی تھے۔ ایک دن تلوار ہاتھ میں لیکر گھر سے نکلے۔ چہرہ پر غیظ و غضب کے آثار نمایاں تھے۔ راستہ میں ایک دوست نے پوچھا کہ عمر! آج کدھر تیاری ہے بولے کہ محمدؐ کو قتل کرنے کو جا رہا ہوں۔ اسنے کہا پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کا فیصلہ تو کر لو۔ وہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ یہ سنتے ہی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

(۲)

تلوار لیکر سیدھے بہن کے گھر پہنچے ارادہ یہ تھا کہ جاتے ہی بہن اور بہنوئی کا سر اڑا دونگا۔ دیکھا تو دروازہ بند تھا۔ اور اندر کوئی قرآن شریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑھ رہا تھا۔ چند منٹ تک باہر کھڑے ہو کر سنتے رہے۔ پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔ ان کی ہمشیرہ سمجھ گئی کہ یہ حضرت عمرؓ ہی آئے ہیں۔ انہوں نے جھٹ قرآن کریم چھپا دیا۔ اور دروازہ کھولدیا۔ داخل ہوتے ہیں۔ پوچھا کہ تم کیا پڑھ رہے تھے پہلے تو انہوں نے ٹالنا چاہا۔ مگر عمرؓ کب ماننے والے تھے۔ کہا کہ مجھے بھی سناؤ۔ چنانچہ سنا۔ پھر ان سے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ تم مسلمان ہو گئے ہو۔ سچ سچ بتاؤ۔ انہوں نے کہا ہاں۔ کچھ ان کے ساتھ سختی بھی کی۔ اور پھر تلوار لیکر رسول کریمؐ کی طرف چل پڑے۔ رسول کریمؐ اور تھوڑے سے صحابی جن میں حضرت ابوبکرؓ بھی تھے۔ ایک مکان میں بیٹھے ہوئے تھے۔

صحابہ رضی اللہ کو خبر پہنچ چکی تھی کہ حضرت عمرؓ آج رسول کریمؐ کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے ہوئے ہیں۔

(۴)

حضرت ابوبکرؓ ڈرتے تھے۔ مگر حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا۔ دروازہ کھولدو۔ عمر کو آنے دو۔ جب اندر داخل ہوئے تو قوت قدسی اپنا کام کر گئی اور وہیں مسلمان ہو گئے۔

اسی طرح ابوجہل جو مسلمانوں اور آنحضرتؐ کا بہت بڑا دشمن تھا۔ اس نے ایک دفعہ چند غریب مسلمانوں کا مال دبا لیا۔ وہ بار بار مانگتے تھے۔ مگر وہ سختی سے ڈانٹ دیتا تھا۔ اور اپنی قوم میں بھی کہتا تھا کہ میں مسلمانوں کا مال نہیں دونگا۔ مگر جب آنحضرت صلعم کے پاس آیا۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ تم غریب مسلمانوں کا حق ادا کر دو۔ اس نے فوراً ادا کر دیا۔

اس کے دوستوں نے پوچھا۔ آج تمہیں کیا ہوا۔ محمدؐ کے سامنے جا کر چپکے سے مال دے آئے ہو۔ کہنے لگا کہ دو سرخ اونٹ مجھے نظر آتے تھے۔ جو کہ میری طرف دوڑتے تھے۔ غرض بڑے بڑے متکبر حضورؐ کی بات سے متاثر ہو جاتے تھے۔ ابوسفیان جو کہ ایک عرصہ تک مسلمانوں سے لڑتا رہا...... وہ قریش کا ایک سرغنہ تھا۔ اس کی بیوی ہندہ مسلمانوں کی سخت دشمن تھی۔ یہانتک کہ وہ لڑائیوں میں ساتھ جاتی تھی اور شعر سنا سنا کر اپنی فوج کو جوش دلاتی تھی۔

حضرت حمزہؓ جو کہ شہید ہو چکے تھے۔ ہندہ نے انکا سینہ نکال کر چبا لیا۔ اسقدر کینہ اور عداوت مسلمانوں سے رکھتی تھی۔ مگر فتح مکہ کے بعد جب وہ مسلمان ہوئی تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ ایک دفعہ وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ایک وہ زمانہ تھا جبکہ میں آپ کے خاندان اور آپ کی سب سے بڑی دشمن تھی۔ مگر آج وہ دن ہے کہ آپؐ اور آپکے خاندان سے سب سے بڑھکر محبت ہے۔

یہ ہے قوتِ قدسی کا اثر۔

پھر بہت سے اصحابہؓ نے دین کے حاصل کرنے اور تبلیغ اسلام میں اپنی زندگیاں وقف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کردیں - چنانچہ مستقل طور پر ان کی ایک جماعت تھی - جو کہ اصحاب الصفہ کہلاتی تھی - وہ بھوکے رہتے ٹاٹ پہنتے - مگر دین حاصل کرتے تھے اور مستقل طور پر مسجد میں ایک چبوترہ پر ہی پڑے رہتے تھے - حضرت ابو ہریرہ کا ذکر ہے - کہ وہ روٹی کھانے بھی گھر نہ جاتے تھے - انکو یہ خیال ہوتا تھا کہ ممکن ہے میں روٹی کھانے جاؤں اور آنحضرت صلعم باہر تشریف لائیں اور وہ باتیں فرمائیں جو میں نہ سن سکوں - اس خیال سے بھوکے پڑے رہتے - جب کبھی روٹی مسجد میں آجاتی تو کھا لیتے کیا یہ قوتِ قدسی نہ تھی کہ لوگوں کو ان کے گھر بار سے کھینچ کر مسجد میں لا ڈالا - اور غربت اور تکلیف سے زندگی بسر کروائی - بھوک اور پیاس برداشت کرائی - اناق اور مرصد کا واقعہ ایک زبردست ثبوت آپؐ کی قدسی تاثیر کا ہے - مرصد ایک شخص تھے جو کہ اسلام سے پہلے ایک عورت پر فدا تھے جسکا نام اناق تھا -

(۵)

مرصد اناق پر بہزار دل وجان سے فدا تھا - مگر اناق ان کی پرواہ نہ کرتی تھی - اور ان کی ہر ایک خواہش کو بڑی بے توجہی کے ساتھ ٹھکرا دیتی تھی - اسی اثناء میں مرصد مسلمان ہو گئے - اور ظلمت سے نکل کر نور میں داخل ہو گئے - دل بھی بدلکر پاک ہو گیا - اسکے بعد عشق کا کھیل بدلا اور اناق کے دل میں بھی محبت کی آگ پیدا ہوئی - اب وہ مرصد پر فدا تھی وہ چاہتی تھی کہ مرصد اسکے پاس جائیں چنانچہ اسنے خود انکو بلایا - مگر مرصد نے جواب دیا - اب میں مسلمان ہو چکا ہوں - اور اب میں کسی اور حسن کا طالب ہوں ؎

حُسنِ اسلام ہے آنکھوں میں سمایا جب سے
تیر لگتی ہے شعاع مہ و انجم مجھکو!

عرب جیسا سرکش ملک جس میں جانوروں کو پانی پلانے پر اسقدر خونخواری ہو جاتی تھی - کہ کئی سالوں تک وہی لڑائی آپس میں چلی جاتی تھی اور خاندان کے خاندان اس لڑائی کی بدولت تباہ ہو جاتے تھے - آخر آپکی قوت قدسی سے ایسا مطیع ہوا - کہ اپنے سروں کو حضورؐ کے آگے جھکا دیا - کیا کسی دنیاوی بادشاہ کی طاقت ہے - کہ وہ ایک ملک کے دلوں کو اسقدر اپنی طرف کھینچ لے کہ وہ اسپر ہزار جان سے فدا ہوں اور اس کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ دیں - نہیں ہرگز نہیں +

اللہ تعالےٰ ہمیں اس عظیم الشان نبی پاک صلعم کے نقش قدم پر چلاوے - آمین -

(باقی دارد)

(محتاج دعا امۃ الحفیظ مسز این - کے - احمدی افریقوی حال قادیان

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرمائے + (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہمانوں کیلئے بعض ضروری باتیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس کے سوا ایک قابل توجہ یہ امر ہے کہ جب تمہارا لڑکا یا لڑکی نوجوان یا نابالغ ہمراہ ہو تو اسے پردہ کراؤ۔ بعض ماں باپ اپنے بچوں کو غالباً ساری عمر تک نابالغ ہی سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں کے گھر جاکر مصر ہوتے ہیں۔ کہ ہمارے لڑکے کو گھر میں عورتوں کے سامنے آنے دیا جاوے۔ ہمارا لڑکا کم عمر اور بڑا نیک اور سادہ مزاج ہے۔ حالانکہ تفتیش کرو تو معلوم ہوگا کہ لڑکے کی عمر ۱۶-۱۷ سال کی ہے۔ اور وہ بالغ ہے۔ نیک ہونے کا پردہ سے کوئی تعلق نہیں۔ پس خود ہی خیال کر کے اپنے ایسے لڑکوں کو باہر مردانے کمرہ میں رکھنا چاہیئے +

میزبان کا وقت نہ ضایع کرو

وقت بڑی قیمتی چیز ہے اور عموماً میزبان خود اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ مہمان کو زیادہ سے زیادہ اپنا وقت دے۔ جو مہمان اس سے زیادہ وقت اس کا لیتا ہے۔ وہ میزبان پر ظلم کرتا ہے۔ مثلاً لاہور میں مہمان عجائب گھر جانا چاہتا ہے۔ پتہ معلوم ہے۔ وقت کافی ہے۔ کسی گائیڈ کی حاجت نہیں۔ ادھر میزبان اپنے کسی روزگار میں مشغول ہونا چاہتا ہے۔ تو یہ بہت نامناسب ہے۔ کہ پیچھے پڑ کر اسے بھی اپنے ہمراہ عجائب گھر لے جایا جاوے۔ اسی طرح اور بہت سی باتیں ہیں جن کی وجہ سے میزبان کا مالی یا دیگر قسم کا نقصان ہوتا ہے۔ مگر مہمان صرف اپنی رفاقت کے مزے اور باتیں کرنے کے لئے بچارے کو لئے پھرتا ہے۔ سو اسباب کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح میزبان کی عادات میں دخل دیکر اسے مجبور کر کے بعض عادتوں کو چھڑوانا اور جسمانی یا روحانی تکلیف میں اسے ڈالنا نامناسب بات ہے +

میزبان کی کتابوں کی پڑتال نہ کرو

سوائے اس جگہ کے جہاں بے حد بے تکلفی ہو۔ کسی مہمان کا حق نہیں کہ میزبان کی کتابوں کی الماری کو بغیر اس کی اجازت کے پڑتال کرے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ کتابوں سے کتابوں کے مالک کی بعض اندرونی باتیں اور میلانات معلوم ہوتے ہیں۔ جن رازوں کا معلوم کرنا ہر شخص کا حق نہیں ہے۔ یہ ایک تفصیل طلب بات ہے۔ اور اس کی وجہ سے بعض دفعہ ناجائز بدظنیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ مجھے یہاں اس کا لکھنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ پھر کبھی موقعہ ہوا تو دیکھا جائیگا۔ عقلمند سوچے تو اُسے خود معلوم ہو جائے گا۔ سو کسی کے گھر جاکر بغیر اس کی مرضی کے یا اس کی غیر حاضری میں اسکی کتابوں یا ٹوٹے ٹکڑوں کو کریدنا ایسا ہی نامناسب ہے جیسے اس کے پرائیویٹ خطوط کا پڑھنا۔

تکلف نہ کرو

مہمان اور میزبان کوئی بھی تکلف کرے تو خلوص اور لطف جاتا رہتا ہے۔ میرے نزدیک تکلف گناہوں میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے اس دنیا میں آیا۔ اور نہ اپنی مرضی سے جائیگا۔ بلکہ وہ ایک ایسی ہستی ہے۔ جو کہ خالق دوجہان ہے اور یہ اس کی ایک مخلوق ہے۔ اور جس نے اسکو پیدا کیا ہے اسی نے اسکو تمام مخلوقات سے اعلیٰ قوٰی عنایت کئے اور اسی نے اِس کا نام اشرف المخلوقات رکھا۔

خواہ کوئی انسان اس مدعا اور مقصد کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ بہرحال انسان کی زندگی کا مقصد و مدعا بلاشبہ خدا تعالےٰ کی پرستش اور اس کی معرفت اور اس ذات میں فنا ہو جانا ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام پاک میں دوسری جگہ فرماتا ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام ذَالِکَ الدین القیم فِطْرَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا یعنے وہ دین جس میں خدا تعالیٰ کی معرفت صحیح اور اسکی پرستش احسن طور پر ہے۔ وہ اسلام ہی ہے۔ اسلام ہی انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے انسان کو اسلام پر ہی پیدا کیا۔ یعنی یہ چاہا ہے۔ کہ انسان تمام قوٰی کے ساتھ اس خالق حقیقی کی اطاعت اور محبت میں لگ جاوے۔

بیشک انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کرے۔ لیکن پھر بھی مومن بجز خدا کے اپنی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ سو میری معزز بہنو آؤ ہم بھی اپنے زندگی کے اصل مقصود کو پانے کے لئے سعی کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

وہ شخص ہی باخدا بنتا ہے۔ جو اس کے لئے ہزاروں بلائیں اور تکلیفیں خریدے۔ اور خدا کیطرف ایسے صدق اور اخلاص سے جھک جائے۔ کہ خدا کے سوا کوئی اسکا نہ رہے گویا سب مر گئے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جبتک ہم خود نہ مریں۔ زندہ خدا نظر نہیں آسکتا ہے۔

پس ہم اپنی زندگی کے مقصد کو کماحقہٗ تب ہی پورا کر سکتی ہیں۔ جب ہمارے وجود کے تمام پرزے اور ہمارے نفس کی تمام قوتیں۔ اسکے کام میں لگ جائیں۔ اور ہماری موت اور زندگی اسکے لئے ہو جائے۔

چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ صَلوٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یعنی میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے ہے۔ جب انسان کی محبت خدا تعالیٰ کے ساتھ اس درجہ تک پہنچ جائے کہ اسکا کوئی بھی کام دینی ہو یا دنیاوی۔ مرنا ہو یا جینا اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی ہو۔ تب انسان حقیقی عبد کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔

سو آؤ ہم بھی آج عہد کرلیں۔ خواہ ہمارے اپنے گھر کے کام ہوں یا اسکے علاوہ ہوں۔ سب اللہ تعالےٰ کی خاطر ہی کریں۔ تا ہم اس کی رضا حاصل کریں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی زندگی کا مقصد پورا کرنے کی کماحقہٗ توفیق عطاء فرماوے۔ آمین

(سردار بیگم (مولوی) قادیان)

مصباح کے جن خریداروں نے تاحال ۱۹۳۳ء کا چندہ ادا نہیں کیا وہ مہربانی فرماکر منی آرڈر کے ذریعے قیمت بھیجدیں تاکہ دوبارہ وی۔ پی نہ کرنا پڑے۔ (مینجر)

خانہ کعبہ میں سہولتیں

موجودہ حکومت نے سڑکوں کی تعمیر و توسیع کی ہے۔ بعض مقامات پر پہاڑوں کو کاٹ کر ۵۰ و ۶۰ فٹ سڑک کو وسعت دی گئی ہے۔ بعض مقامات پر کثیر رقم صرف کر کے مٹی و پتھر سے گڑھے و نالوں کو بھر کر راستہ ہموار کر دیا گیا ہے۔ بعض جگہ پل بھی بنائے گئے ہیں ؁

(۱) جدہ و مکہ معظمہ کے درمیان۔ (۲) مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان۔ (۳) مکہ و منیٰ و عرفات کے درمیان۔ (۴) مسجد قبا و مدینہ منورہ کے درمیان (۵) صفا و مروہ کے درمیان راستہ خام اور تنگ تھا۔ گرد و غبار کیوجہ سے سعی بین الصفا و المروہ کے وقت حجاج کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ موجودہ حکومت نے صاف کئے ہوئے پتھر کے چوکے سیمنٹ و دیگر مصالحہ سے جوڑ کر سڑک کو پختہ کیا ہے۔ قرب و جوار کے مکانات کو کافی معاوضہ دے کر سڑک میں شامل کیا گیا۔ یہ سڑک تقریباً ۵۰ فٹ چوڑی اور بہت زیادہ حصہ موٹی ٹین کی چادروں سے مسقف ہے۔ عرفات۔ جدہ۔ مدینہ منورہ کے قدیم راستوں کو درست کیا گیا۔ اور تلاش و جستجو سے ان راستوں پر جتنے کنویں دریافت ہوسکے سب کو صاف کیا گیا۔ منیٰ و عرفات جاتے ہوئے موٹر کی آواز سے اونٹ بھڑک اٹھتے تھے۔ موٹروں کے لئے علیحدہ سڑک بنائی گئی۔ پیدل چلنے والوں کے لئے پہاڑ کاٹ کر ایک بہت ہی قریب کا راستہ تیار کیا گیا۔ منیٰ مزدلفہ میں دو اطراف ہونے سے پہلے ایسی گھاٹیاں ملتی تھیں۔ جہاں راستہ تنگ ہونے کیوجہ سے شقدف آپس میں لڑ جاتے تھے۔ اکثر حجاج گر پڑتے تھے۔ بعضوں کو سخت چوٹ لگتی تھی۔ صدیاں گزر گئیں۔ مگر کسی نے اس طرف توجہ نہیں کی تھی موجودہ حکومت نے پہاڑوں کو کاٹ کر راستوں کو اسقدر وسیع کر دیا ہے کہ کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ منیٰ میں ابتدائے آبادی سے لیکر انتہائے آبادی تک قدیم سڑک کے دونو طرف کے مکانات کو بہت کافی معاوضہ دے کر حکومت نے خرید لیا۔ اسی سڑک پر تینوں جمرے ہیں۔ جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ اس سڑک کا عرض ۶۰ فٹ سے زیادہ ہے۔ بڑے اقسام کے موٹروں سے برابر پانی کا چھڑکاؤ ہوتا ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان اونٹوں کا الگ راستہ ہے۔ اور انہیں کیساتھ موٹر کی جدید سڑک ہے ؁

جدہ و مکہ معظمہ کے درمیان اونٹ و موٹر کے جہاں دو مختلف راستے ہو جاتے ہیں۔ موٹر جس سڑک سے گذرتے ہیں۔ وہ نو تعمیر ہے۔ جسپر جا بجا سڑک کی مرمت کرنے والے مزدوروں کی ٹولیاں کام کرتی رہتی ہیں مکہ معظمہ سے عرفات آتے جاتے ہوئے چونکہ بہت زیادہ اژدحام ہوتا ہے۔ اسلئے پیدل۔ سواری۔ موٹر پر چلنے والوں کے لئے حکومت نے تین راستے علیحدہ علیحدہ مقرر کر دیئے ہیں۔ باوجود شدت تمازت آفتاب انتہائی گرمی ہونے کے تمام اعلیٰ حکام بذات خود راستوں کے انتظامات میں انہماک کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ؀

(حقیقت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی تجارت درآمد و برآمد

حال ہی میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس کے رو سے مئی ۱۹۳۳ء میں بمبئی کی بندرگاہ سے کل سوا گیارہ کروڑ روپیہ کی درآمد برآمد ہوئی۔ ہندوستان میں سامان تجارت ۳ ۳/۴ کروڑ کا آیا۔ جبکہ ہندوستان سے کل سوا دو کروڑ روپیہ کی درآمد ہوئی۔ یعنی ۱ ۳/۴ کروڑ روپیہ زائد ہندوستان سے باہر چلا گیا۔ اب اگر ان اشیاء پر جو درآمد ہوئیں۔ نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ سابقہ کی نسبت صرف اسی ایک ماہ میں ۷ لاکھ روپیہ کے موٹر سائیکل زائد درآمد کئے گئے۔ اس سال جاپان سے ہندوستان نے ۴ ۱/۲ کروڑ روپیہ کا مال خریدا جس میں سے خاص خاص اشیاء جس مقدار میں خرید کی گئیں ان کی تفصیل یہ ہے:-

جوتے ۶۷ لاکھ۔ مصنوعی ریشم کے کپڑے ۵۴ لاکھ۔ اشیاء زینت ۹ لاکھ۔ موزے بنیان دستانے وغیرہ (ہوزری) ۷۷ لاکھ۔ کپڑا سوتی ۹۳ لاکھ۔ سامان شیشہ و آلات ۱۴ لاکھ کھلونے و دیگر سامان تفریح ۱۳ لاکھ۔ مٹی اور چینی کے برتن ۳۱ لاکھ۔ کاغذ ۱۱ لاکھ۔ دیگر سامان ۲۱ لاکھ۔ سیمنٹ ۱۲ لاکھ۔ چھتریاں ۴۹ لاکھ +

یورپ کے ممالک سے بھی جن میں جرمنی اور انگلستان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہندوستان نے بیشمار مال خرید کیا۔ جسمیں جرمنی سے خرید کردہ سامان تعیش کی مقدار یہ ہے:-

سائیکلیں ۱۱ لاکھ روپیہ۔ شراب ۳۱ لاکھ روپیہ شیشہ کا سامان ۲۴ لاکھ روپیہ۔ موٹریں ۱۲ لاکھ روپیہ۔ اسٹر کے سامان ۲۹ لاکھ روپیہ۔ اونی کپڑا ۳۳ لاکھ روپیہ۔ ان کے علاوہ ادویات اور دیگر کیمیات و کیمیکل ۹۶ لاکھ روپے کے رنگ ایک کروڑ ۱۶ لاکھ روپے کا آلات جراحت و دیگر سامان ۷۵ لاکھ کا۔ کلین ایک کروڑ ۱۸ لاکھ کی دھاتیں ۲ کروڑ ۹۴ لاکھ کی۔ کاغذ و پٹھے ۲۸ لاکھ کے۔ پنسل و سٹیشنری ۱۹ لاکھ چھتریاں ۱۲ لاکھ روپیہ کی درآمد کی گئیں +

ایک عجیب و غریب قوم

مسٹر کارین ٹیلر۔ ایک مشہور مغربی سیاح ہیں جنہوں نے حال ہی میں "باجاؤ" نامی قوم کے حالات لکھے ہیں۔ چونکہ یہ حالات نہایت دلچسپ ہیں اس لئے قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے اس کا مختصر ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔

بحری خانہ بدوشوں کی ایک قوم "باجاؤ" کے نام سے موسوم ہے۔ جس کی مردم شماری ۳۰ ہزار کے قریب ہے یہ لوگ سمندر کی سطح پر تیرنے والی کشتیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہیں مر جاتے ہیں۔ انہیں شاذ و نادر ہی زمین پر پاؤں رکھنے کا موقع ملتا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اگر وہ زمین پر پاؤں رکھیں۔ تو انہیں چکر آنے لگتا ہے، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ وہ کشتی ہی میں پیدا ہوتے ہیں کشتی ہی میں پرورش پاتے ہیں اور وہیں مر جاتے ہیں مگر سب سے دلچسپ بات یہ ہے۔ کہ ان کی تدفین بھی کشتی ہی میں ہوتی ہے۔ انکا مدفن لکڑی کا ایک صندوق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا ہے۔ جو کشتی میں رکھا رہتا ہے۔ یہ لوگ ہر وقت کشتی سمندر میں بود و باش رکھنے کے باوجود سمندر سے بڑے خائف رہتے ہیں۔ اور ایسا شاید ہی کبھی دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ وہ اپنی کشتیوں کو "فلپائن" "زمبوما" تک لے گئے ہوں۔ لیکن کبھی کبھی وہ "جاوا" تک پہنچ جاتے ہیں۔ اصل باجاؤں کے قافلے "بورنیو" کے مشرقی ساحل سے سو ڈیڑھ سو میل دور تک جاتے ہیں۔ اس سے آگے نہیں جاتے۔ ان کا گذارہ مچھلیوں کے شکار پر ہے۔ جس کی تلاش میں یہ لوگ سطح سمندر پر ادھر اُدھر پھرتے رہتے ہیں۔

میں ایک مرتبہ مریض کی حیثیت میں ان لوگوں سے ملا۔ اس سے تیسرے دن باجاؤں کا ایک وفد مجھ سے ملنے کو آیا۔ یہ لوگ تین کشتیوں میں سوار تھے۔ جن پر بہت سی جھنڈیاں لہرا رہی تھیں۔ جس وقت وہ کشتیاں کنارے پر آئیں۔ ایک بڈھا سردار باہر نکل کر زمین پر بیٹھ گیا دوسرے لوگوں نے پیتل کی تھالیوں کو اس زور سے بجانا شروع کیا کہ مجھے بہرہ ہو جانیکا اندیشہ لاحق ہونے لگا۔ اس کے بعد آدھی رات کے وقت مجھے اپنی کشتی پر لے گیا۔ اور وہاں جس طریقہ پر میرا علاج کیا گیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ کشتی میں ایک درجن اشخاص جن کے جسم تانبہ کی مانند چمک رہے تھے۔ گھنٹہ بجانے لگے۔ دو معالج میرے برابر میں بیٹھے رہے۔ پاس ہی ایک برتن سے خوشبودار دھواں نکلتا رہا۔ غرض اس عمل کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا لو اب تم تندرست ہو گئے ہو۔ تمہارے جسم میں پلید روحیں تھیں جو نکل گئیں۔

متفرقات

پیرس کی عورتوں کے بال

مشہور ہے کہ پیرس فیشن کا گھر ہے۔ جو بھی فیشن خاص کر عورتوں کے متعلق رائج ہوتا ہے۔ پیرس ہی سے۔ آج کل عام طور پر عورتوں میں یہ رواج ہو گیا ہے کہ سر کے بالوں کو کلپ لگا کر انہیں سنوارتی ہیں کلپ قسم قسم کے ہوتے ہیں۔ غریب عورتیں معمولی دو دو پیسے کے جاپانی کلپ استعمال کر لیتی ہیں۔ اور امیر عورتیں سونے کے بنوا لیتی ہیں۔

لیکن فرانس کی عورتوں نے اب کلپ کا خیال ترک کر دیا ہے۔ ان کی رائے میں بالوں پر کلپ لگانا قدرتی خوبصورتی میں فرق ڈالتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک قسم کی سریش ایجاد کی ہے۔ بالوں کو خاص ڈھنگ میں سنوارنے اور "چوٹیاں" نکالنے کے بعد سریش ان پر لگا دیتی ہیں۔ جو انہیں بگڑنے نہیں دیتی۔

جاپانی خاوندوں کیلئے

ایک ماہوار رسالہ "وومن ورلڈ" نے جاپانی عورتوں کی آزادی کی ایک تازہ مثال لکھی ہے کہ وہاں کی عورتیں اب اپنے خاوندوں کی ہاں میں ہاں ملانے سے تنگ آ گئی ہیں۔ اور وہ پرانی رسومات کو ترک کرنے پر تل گئی ہیں۔ انہوں نے ایک انجمن قائم کی ہے۔ جس نے خاوندوں کے لئے ایک ہدایت نامہ شائع کیا ہے۔ اس میں انہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتایا گیا ہے۔ کہ اُنہیں اپنی بیویوں سے کیسا سلوک کرنا چاہیئے (۱) اپنی بیوی کی خوشی کو قتل نہ کرو (۲) بیوی سیر کرنے جائے تو اُسے روکو مت بلکہ اس کے ساتھ چلے جاؤ (۳) اسکی خواہشوں کو نظر انداز نہ کرو (۴) بیوی سے تمہیں کتنی ہی محبّت ہو۔ اُسے سال میں ایک ماہ یا دو ماہ اپنے سے الگ رہنے دو۔ تاکہ اسکے دل میں تمہارے لئے محبّت زیادہ جوش سے پیدا ہو (۵) اگر وہ خوبصورت ہے تو اسے اکثر کہتے رہو کہ "تو خوبصورت ہے" اس سے اس کی خوشی اور خوش سلیقگی میں اضافہ ہوتا ہے +

برطانیہ کے بعض برطانوی اخبارات کی اشاعتیں

مشہور اخباروں کی اشاعتیں ذیل میں درج ہیں:۔

ڈیلی میل	۱۷۳۵۶۵۳
ڈیلی ہیرالڈ	۱۷۱۰۰۰۰
ڈیلی ایکسپریس	۱۶۶۹۷۰۳
نیوز کرانیکل	۱۳۰۵۹۱۰
ڈیلی ٹیلیگراف	۳۱۳۹۶۱
ٹائمز	۱۷۵۵۳۴
مارننگ پوسٹ	۱۳۲۷۷۴
ایوننگ نیوز	۶۸۲۸۱۱
سٹار	۴۹۲۴۱۴

اتوار کے اخبارات بھی ان سے کم نہیں

نیوز آف دی ورلڈ	۳۳۵۰۰۰۰
پیپل	۳۰۰۰۰۰۰
ایمپائر نیوز	۱۵۳۵۰۰۰
سنڈے ایکسپریس	۱۰۶۵۹۱۰
سنڈے ڈسپیچ	۱۰۱۲۸۱۰
سنڈے ٹائمز	۲۱۵۰۵۸

(ٹوکیو۔ بذریعہ ڈاک) اسوقت تک قانون کے ذریعہ ۵۲ ہزار بدقسمت عورتوں کو خاص خاص علاقوں کے سوائے کسی اور جگہ جانے کی اجازت نہ تھی۔ اگر انہیں کہیں جانا ہوتا تھا۔ تو پولیس کی زیر نگرانی جایا کرتی تھیں۔ ان کے لئے پولیس میں حاضری دینا بھی لازمی تھا۔ ان عورتوں پر اس پابندی کی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ کئی قسم کے جرائم کی مرتکب تھیں چند ماہ ہوئے انہیں آزادی دلانے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا گیا جس نے اسسٹنٹ ہوم سیکرٹری کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ عورتوں پر سے یہ پابندی جو قانون نے عاید کی ہے۔ فوراً منسوخ کی جائے۔ جب یہ عورتیں کسی علاقہ میں داخل ہوتی تھیں۔ تو لوگ انہیں روپیہ دے کر اپنے گھروں میں رکھ لیتے تھے۔ ترمیم شدہ قانون کے رُو سے عورتیں ان مالکان کا تمام روپیہ ادا کرنے کے بغیر رہا ہو سکیں گی اس سے مالکان کو تو سخت نقصان پہنچے گا۔ مگر یہ عورتیں تو آزادی کی زندگی بسر کر سکیں گی +

برلن۔ ۳۰ جون۔ پریگ (بلقان) کی گورنمنٹ نے سکولوں کی لڑکیوں کے لئے جن کی عمر دس سال سے کم ہے ہونٹوں پر سرخی لگانے کی ممانعت کر دی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹوکیو ۳۰ جون - یہاں کی ایک عدالت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو شخص بیکار ہے۔ اسے کوئی حق نہیں کہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کرے۔

لنڈن ۳۰ جون - اٹلی کے شہر خوجیہ میں ایک عورت نے بیک وقت پانچ بچے جنے ہیں۔ یہ ایک مزدور کی بیوی ہے۔

لنڈن یکم جولائی "ڈیلی میل" کا سپیشل نامہ نگار برلن سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ ہٹلر گورنمنٹ کے فیصلہ کیمطابق آج سے جرمنی میں ایک عجیب وغریب قانون کا اجرا کیا گیا ہے۔ اس قانون کے رُو سے ان تمام غیر ملکی قرضخواہوں کو اصل رقم پر سود دینا بند کر دیا گیا ہے۔ اور اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ جبتک حالات بہتر نہ ہوں گے۔ وہ قرض پر کوئی سود نہ دیں گے۔ کسی غیر ملکی کو جسے جرمن گورنمنٹ سے یا کسی جرمن شہری سے قرض لینا ہے۔ سود نہیں دیا جائیگا۔ نہ اصل رقم کا کوئی حصہ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن باشندوں پر اسوقت ایک ارب ۳۳ کروڑ پونڈ غیر ملکی قرضہ ہے۔

برلن ۳۰ جون - اس ہفتے عورتوں کے ایک بھاری جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے اعلان کیا۔ کہ ہم عورتوں کو ان کی اصل پوزیشن میں رکھنا چاہتے ہیں۔ عورتوں کی جسمانی مضبوطی کیطرف ہم زیادہ توجہ دیں گے۔ ہماری تعلیم نسواں کا طریق بھی ایسا ہی ہوگا۔ جو عورتوں کو صحیح معنوں میں "ماں" بنائے۔ ہر گوبلز نے جو وزارت کے ایک ممبر ہیں۔ کہا کہ عورت کا کام خوبصورت بننا اور بچے پیدا کرنا ہے۔ اسکی جگہ گھر میں ہے۔ اور تھکے ہوئے سپاہی کی ہمت بڑھانا معلوم ہوا ہے۔ کہ ہزاروں عورتوں کو سرکاری ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ اپنے گھروں کو ترتیب دیں۔

نیو ہیون (بذریعہ ڈاک) یہاں ایک عورت چالیس سال تک مرد بنی رہی۔ کسی کو اسکے مرد ہونیکے متعلق شک پیدا نہ ہوا۔ لیکن بڑھاپے اور بیماری کیوجہ سے ۶۸ سال کی عمر میں اسکے عورت ہونیکا پتہ لگ سکا عورت جس نے اپنا نام ولیم بالڈون ہمیش رکھا ہوا تھا۔ چالیس سال تک پریس کے پرنٹر کے طور پر کام کرتی رہی۔ لیکن اسکے کسی ساتھی کو اسکے متعلق شک پیدا نہ ہوا۔

مرکزی لجنہ اماء اللہ کا ماہواری جلسہ

مورخہ ۲۲ جون ۱۹۳۳ء زنانہ جلسہ زیر نگرانی ممبرات لجنہ بصدارت سیّدہ محترمہ مریم بیگم صاحبہ حرم ثانی وسیکرٹری لجنہ اماء اللہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب پروگرام تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد محترمہ ام داؤد صاحبہ کا مضمون صداقت مسیح موعودؑ بر استانی میمونہ صاحبہ نے سنایا جو بہت قابلیت سے لکھا ہوا تھا۔ اسکے بعد محمدی بی بی صاحبہ اہلیہ نذر حسین صاحب نے

ع "مسلمانوں کی حرمت کا علمبردار ہے پردہ"

پر عمدگی سے ایک نظم سنائی۔ اسکے بعد محترمہ سردار بیگم صاحبہ (مولوی) نے اپنا مضمون "انسانی زندگی کا مقصد" سنایا۔ صدر صاحبہ محترمہ کی تقریر مختصر کے بعد جس میں پورا پردہ کرنے کی تاکید تھی اور مضامین لکھنے کی مشق کے متعلق مختلف نصائح تھیں۔ بعد دعا کے جلسہ ختم ہوا۔

والسلام [illegible]

نوحۂ غم

علم روتا ہے کہ میرے قدرداں سب اٹھ گئے
عقل گریاں ہے کہ دنیا میں نہیں روشن دماغ

فہم کہتا ہے کہ میں کس پر کروں ناز و غرور
حلم کہتا ہے کہ میری بزم ہے اب بے چراغ

شاخِ گل پر اب نظر آتی نہیں وہ بلبلیں
جنکے نغموں سے اِرم کا ہم اثر تھا صحنِ باغ

فرطِ غم سے نرگسِ شہلا بھی پُرنم ہو گئی
چاند اور لالہ کے پتّے پر ہے اک حسرت کا داغ

لوریاں جن کی رجز ہوں آج وہ مائیں کہاں
عالمِ بالا میں انکو ڈھونڈنے جائیں کہاں

آہ سارہ بیگم عالی وقار عالی نسب
رشتۂ دیرینہ امیدوں کا سب سے توڑ کر

آہ اس دنیا سے دلچسپی نہیں اُن کو رہی
راہیٔ فردوس ہوتی ہیں جہاں کو چھوڑ کر

رنج یہ ایسا نہیں ہے بھول جائیں ہم جسے
اشک خوں کر دیں گے ہم چھالوں کو دل کے پھوڑ کر

موت نے بے وقت کر ڈالا انہیں ہم سے جدا
زندگی کے ساز کے تاروں کو یکسر توڑ کر!

[illegible]
آزاد انبالوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہل و عیال پالم پور تشریف رکھتے ہیں۔

(۲) مولانا شیر علی صاحب لوکل جماعت کے امیر ہیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح۔ قادیان۔ دارالامان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

موتیوں کا بیگ

ترکیب:۔ جتنا چوڑا بھی بیگ بنانا چاہیں
اس سے دوگنا زیادہ دھاگہ لے کر پوتھی پرولیں۔ اور
ایک ہار کی شکل میں بنالیں دیکھئے نقشہ نمبر ۱
پھر تین تین پوتھی لے کر ہر تیسرے موتی میں
پروتی چلی جائیں۔ اس طرح سے جتنا لمبا رکھنا چاہیں
ایک موتی بیچ میں چھوڑ کر ہر تیسرے میں پروتی جائیں
پھر آخر میں لمبا ہو جانے پر ختم کر کے چھوڑ دیں۔
بیگ تیار ہو گیا۔ دیکھئے نقشہ نمبر ۲

(راضیہ فیروز)

"عصمت دہلی"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔